www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ
WILAYAT TIMES
ولایت ٹائمز
سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:3☆شمارہ نمبر:23☆تاریخ:11 ستمبر تا17 ستمبر2017ء بمطابق20 ذوالحجۃ تا26 ذوالحجۃ1438ھ☆صفحات:8

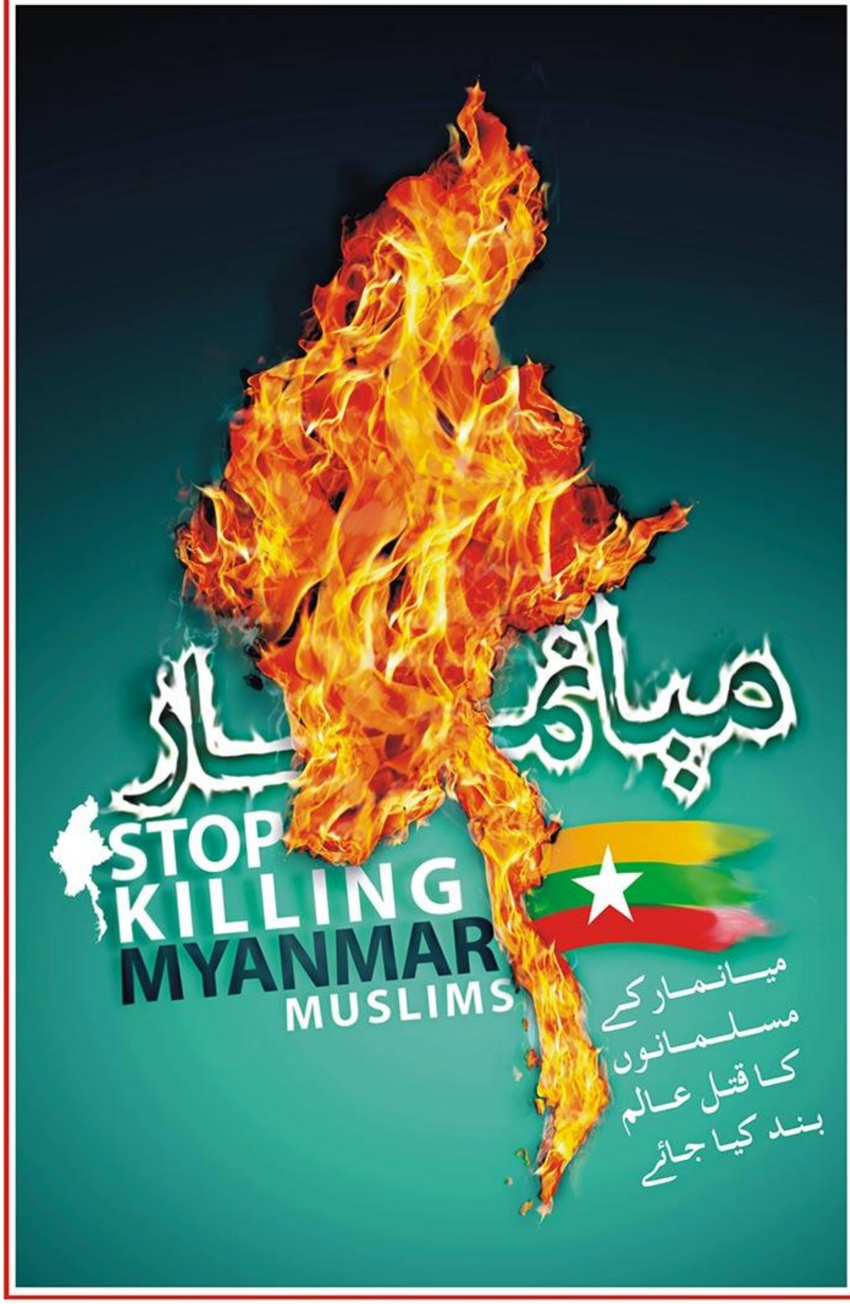

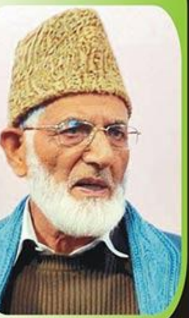

روہنگیائیوں کا درد محسوس کرتے ہیں ۴

برما میں بربریت کا بازار گرم ۴

مسلمانوں کو متحد رہونے کی ضرورت ۴

www.wilayattimes.com

(4)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت کا اعلان سن کر حاضرین میں مبارک باد کا شور بلند ہوا لوگ بڑھ چڑھ کر اس اعزاز ومنصب پر حضرت علی (ع) کو اپنی طرف سے مبارک باد پیش کرنے لگے چنانچہ معروف شخصیتوں میں سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی طرف سے مبارک باد کے یہ الفاظ تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں کہ انھوں نے کہا:

”بخٍ بخٍ لک یا بن ابی طالب اصبحتَ وَاَمسیتَ مولا و مولا کُلّ مومن و مومنۃ“

”مبارک ہو! مبارک! اے فرزند ابو طالب (ع) کہ آپ میرے اور تمام صاحبان ایمان مردوں اور عورتوں کے مولا اور رہبر ہو گئے“۔

اس وقت ابن عباس نے کہا: بخدا یہ عہد و پیمان سب کی گردنوں میں باقی رہے گا۔

اس موقع پر مشہور شاعر حسان بن ثابت نے پیغمبر اکرم (ص) سے اجازت طلب کی کہ اس موقع کی مناسبت سے کچھ شعر کہوں، چنانچہ انہوں نے یہ مشہور و معروف اشعار پڑھے:

یُنادِیھِمْ یَومَ الغدِیر نبیُّھُمْ
بِخُمٍّ وَاَسْمِعْ بالرَّسُول مُنادِیاً
فَقَالَ فَمَنْ مَولاکُمْ وَنَبِیُّکُمْ؟
فَقالُوا وَلَمْ یَبْدُو ھُناکَ التَّعامِیا
اِلٰھکَ مَولانا وَاَنتَ نبِیُّناَ
فَقَالَ لہُ قُمْ یَا عَلِيّ فَاِنَّنِی
رَضِیتُکَ مِنْ بَعْدِي اِمَاماً وَ ھَادِیاً
فَمَنْ کُنْتُ مَولاہُ فَھذَا وَلِیُّہُ
فَکُونُوا لہُ اَتْبَاعَ صِدْقٍ مَوَالِیاً
ھُناکَ دَعَا اَللّھُمَّ وَالِ وَلِیَّہُ
وَکُنْ لِلَّذِي لہُ اَتْبَاعَ عَلِیًا مُعَادِیاً

یعنی: ”پیغمبر اکرم (ص) روز غدیر خم یہ اعلان کر رہے تھے اور واقعاً کس قدر عظیم اعلان تھا۔

فرمایا: تمہارا مولا اور نبی کون ہے؟ تو مسلمانوں نے صاف صاف کہا:

”خداوند عالم ہمارا مولا ہے اور ہمارے نبی ہیں، ہم آپ کی ولایت کے حکم کی مخالفت نہیں کریں گے۔

اس وقت پیغمبر اکرم (ص) نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علی اٹھو، کیونکہ میں نے تم کو اپنے بعد امام اور ہادی مقرر کیا ہے۔

اس کے بعد فرمایا: جس کا میں مولا و آقا ہوں اس کے یہ علی مولا اور رہبر ہیں، لہٰذا تم سچے دل سے اس کی اطاعت و پیروی کرنا۔

اس وقت پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: پالنے والے! اس کے دوست کو دوست رکھ! اور اس کے دشمن کو دشمن۔

قارئین کرام! یہ تھا اہل سنت اور شیعہ علما کی کتابوں میں بیان ہونے والی مشہور و معروف حدیث غدیر کا خلاصہ۔

آیہ بلغ کے سلسلہ میں ایک نئی تحقیق

اگر ہم مذکورہ آیت کی شان نزول کے بارے میں بیان ہونے والی احادیث اور واقعہ غدیر سے متعلق تمام روایات سے قطع نظر کریں اور صرف اور صرف خود آیہ بلغ اور اس کے بعد والی آیتوں پر غور کریں تو ان آیات سے امامت اور پیغمبر اکرم (ص) کی خلافت کا مسئلہ واضح و روشن ہو جائے گا۔

کیونکہ مذکورہ آیت میں بیان ہونے والے مختلف الفاظ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس مسئلہ کی تین اہم خصوصیت ہیں:

۱۔ اسلامی نقطہ نظر سے اس مسئلہ کی ایک خاص اہمیت ہے، کیونکہ پیغمبر اکرم (ص) کو حکم دیا گیا ہے کہ اس پیغام کو پہنچادو، اور اگر اس کام کو انجام نہ دیا تو گویا اپنے پروردگار کی رسالت کو نہیں پہنچایا! دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ ولایت کا مسئلہ نبوت کی طرح تھا، کہ اگر اس کو انجام نہ دیا تو پیغمبر اکرم کی رسالت ناتمام رہ جاتی ہے: >**وَاِن لَم تَفعَل فَمَا بَلَّغتَ رِسَالَتَہُ**<

واضح رہے کہ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ یہ خدا کا کوئی معمولی حکم تھا، اور اگر خدا کے کسی حکم کو نہ پہنچایا جائے تو رسالت خطرہ میں پڑ جاتی ہے، کیونکہ یہ بات بالکل واضح ہے اور اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے، حالانکہ آیت کا ظاہر یہ ہے کہ یہ مسئلہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے جو رسالت و نبوت سے خاص ربط رکھتا ہے۔

۲۔ یہ مسئلہ اسلامی تعلیمات جیسے نماز، روزہ، حج، جہاد اور زکوۃ وغیرہ سے متعلق نہیں تھا کیونکہ یہ آیت سورہ مائدہ کی ہے، اور ہم جانتے ہیں کہ یہ سورہ پیغمبر اکرم (ص) پر سب سے آخر میں نازل ہوا ہے، (یا آخری سوروں میں سے ہے) یعنی پیغمبر اکرم (ص) کی عمر بابرکت کے آخری دنوں میں یہ سورہ نازل ہوا ہے جس وقت اسلام کے تمام اہم ارکان بیان ہو چکے تھے۔[5]

۳۔ آیت کے الفاظ اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ ایک ایسا عظیم تھا جس کے مقابلہ میں بعض لوگ سخت قدم اٹھانے والے تھے، یہاں تک کہ پیغمبر اکرم (ص) کی جان کو بھی خطرہ تھا، اسی وجہ سے خداوند عالم نے اپنی خاص حمایت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: > **وَاللہُ یَعصِمُکَ مِنَ النَّاسِ** < ”اور خداوند عالم تم کو لوگوں کے (احتمالی) خطرے سے محفوظ رکھے گا“۔

آیت کے آخر میں اس بات کی تاکید کی گئی ہے: ”خداوند عالم کافروں کی ہدایت نہیں فرماتا“ > **اِنَّ اللہَ لَایَھدِی القَومَ الکَافِرِینَ** <

آیت کا یہ حصہ خود اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ بعض مخالف آنحضرت (ص) کے خلاف کوئی منفی قدم اٹھانے والے تھے۔

ہماری مذکورہ باتوں سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ اس آیت کا مقصد پیغمبر اکرم (ص) کی جانشینی اور رہبری کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔

جی ہاں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری عمر میں صرف یہی چیز مورد بحث واقع ہو سکتی ہے نہ کہ اسلام کے دوسرے ارکان، کیونکہ دوسرے ارکان تو اس وقت تک بیان ہو چکے تھے، صرف یہی مسئلہ رسالت کے ہم وزن ہو سکتا ہے، اور اسی مسئلہ پر بہت سی مخالفت ہو سکتی تھی اور اسی خلافت کے مسئلہ میں پیغمبر اکرم (ص) کی جان کو خطرہ ہو سکتا تھا۔

اگر مذکورہ آیت کے لئے ولایت، امامت اور خلافت کے علاوہ کوئی دوسری تفسیر کی جائے تو وہ آیت سے ہم آہنگ نہ ہوگی۔

آپ حضرات ان تمام مفسرین کی باتوں کو دیکھیں جنہوں نے اس مسئلہ کو چھوڑ کر دوسری تاویلیں کی ہیں، ان کی تفسیر آیت سے بیگانہ دکھائی دیتی ہیں، حقیقت تو یہ ہے کہ یہ لوگ آیت کی تفسیر نہیں کر پائے ہیں۔

توضیحات

۱۔ حدیث غدیر میں مولی کے معنی

جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے کہ حدیث غدیر ”فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ“ تمام شیعہ اور سنی کتابوں میں نقل ہوئی ہے: اس سے بہت سے حقائق روشن ہو جاتے ہیں۔

اگر چہ بہت سے اہل سنت مولفین نے یہ بات باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ ”مولیٰ“ کے معنی ”ناصر یا دوست“ کے ہیں، کیونکہ مولی کے مشہور معنی میں سے یہ بھی ہیں، ہم بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ ”مولیٰ“ کے معنی دوست اور ناصر و مددگار کے ہیں، لیکن یہاں پر بہت سے قرائن و شواہد ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے مذکورہ حدیث میں ”مولیٰ“ کے معنی ”ولی، سرپرست اور رہبر“ کے ہیں، ہم یہاں پر ان قرائن و شواہد کو مختصر طور پر بیان کرتے ہیں:

۱۔ حضرت علی علیہ السلام سے تمام مومنین کی دوستی کوئی مخفی اور پیچیدہ چیز نہ تھی کہ جس کے لئے اس قدر تاکید اور بیان کی ضرورت ہوتی، اور اس بات کی کوئی ضرورت نہ تھی کہ اس بے آب و گیاہ اور جلتے ہوئے بیابان میں اس عظیم قافلہ کو دوپہر کی دھوپ میں روک کر ایک طویل و مفصل خطبہ دیا جائے اور سب لوگوں سے اس دوستی کا اقرار لیا جائے۔

قرآن مجید نے پہلے ہی وضاحت کے ساتھ یہ اعلان فر دیا ہے: **اِنَّمَا المُؤمِنُونَ اِخوَۃٌ**<[6] ”مومنین آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں“ ایک دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے: > وَالْمُؤمِنُونَ وَالْمُؤمِنَاتُ بَعْضُھُم اَولِیَاءُ بَعْض <[7] ”مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی اور مددگار ہیں“۔

خلاصہ یہ کہ اسلامی اخوت اور مسلمانوں کی ایک دوسرے سے دوستی اسلام کے سب سے واضح مسائل میں سے ہے جو پیغمبر اکرم (ص) کے زمانہ سے چلی آرہی ہے، اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو بارہا بیان فرمایا اور اس سلسلہ میں تاکید فرمائی ہے، اور یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا جس سے آیت کا لب و لہجہ اس قدر شدید ہو جاتا، اور پیغمبر اکرم (ص) اس راز کے فاش ہونے سے کوئی خطرہ محسوس کرتے۔ (غور کیجئے)

۲۔ ”**اَلَستُ اَولیٰ بِکُم مِن اَنفُسِکُم**“ (کیا میں تم لوگوں پر تمہارے نفسوں سے زیادہ اولی اور سزاوار نہیں ہوں؟) حدیث کا یہ جملہ بہت سی کتابوں میں بیان ہوا ہے جو ایک عام دوستی کو بیان کرنے کے لئے بے معنی ہے، بلکہ اس جملہ کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح مجھے تم پر اولویت و اختیار حاصل ہے اور جس طرح میں تمہارا رہبر اور سرپرست ہوں بالکل اس طرح علی علیہ السلام کے لئے بھی ثابت ہے، اور ہمارے عرض کئے ہوئے اس جملے کے معنی کے علاوہ دوسرے معنی انصاف اور حقیقت سے دور ہیں، خصوصاً ”من انفسکم“ کے پیش نظر یعنی میں تمہاری نسبت تم سے اولیٰ ہوں۔

۳۔ اس تاریخی واقعہ پر تمام لوگوں کی طرف سے خصوصاً حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کا امام علی علیہ السلام کی خدمت میں مبارکباد پیش کرنا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ یہ مسئلہ صرف خلافت و جانشینی کا مسئلہ تھا، جس کی وجہ سے تبریک و تہنیت پیش کی جارہی تھی، کیونکہ حضرت علی علیہ السلام سے دوستی کا مسئلہ تو سب کو معلوم تھا اس کے لئے تبریک کی کیا ضرورت تھی؟!!

مسند احمد میں بیان ہوا ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) کے اعلان کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت علی علیہ السلام کو ان الفاظ میں مبارک باد دی:

”ھَنِیئاً یا بن ابی طالب اصبحتَ وَاَمسیتَ مولی کُلّ مومن و مومنۃ“[8]

”مبارک ہو مبارک! اے ابو طالب کے بیٹے! آج سے تم ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے“۔

علامہ فخر الدین رازی نے > **یَا اَیُّھَا الرَّسُولُ بَلِّغ مَا اُنزِلَ اِلَیکَ مِن رَبِّکَ** < کے ذیل میں تحریر کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا: ”**ھَنِیئاً یا بن ابی طالب اصبحتَ وَاَمسیتَ مولی کُلّ مومن و مومنۃ**“ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو خود حضرت عمر اپنا اور ہر مومن و مومنہ کا مولا سمجھتے تھے۔

تاریخ بغداد میں روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”**بخٍ بخٍ لک یا بن ابی طالب اصبحتَ وَاَمسیتَ مولا و مولا کُلّ مُسلم**“[9] ”اے ابو طالب کے بیٹے مبارک ہو مبارک! آپ آج سے میرے اور ہر مسلمان کے مولا ہو گئے“۔

فیض القدیر اور صواعق محرقہ دونوں کتابوں میں نقل ہوا ہے کہ جناب ابوبکر اور جناب عمر دونوں نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا: ”**وَاَمسیتَ یابن ابی طالب مولی کُلّ مومن و مومنۃ**“

یہ بات واضح ہے کہ ایک عام دوستی تو سبھی مومنین کے درمیان پائی جاتی تھی، تو پھر اتنا اہتمام کیسا؟! لہٰذا معلوم یہ ہوا کہ یہ اس وقت صحیح ہے جب مولی کے معنی صرف اور صرف حاکم اور خلیفہ ہوں۔

۴۔ حسان بن ثابت کے مذکورہ اشعار بھی اس بات پر بہترین گواہ ہیں کہ جن میں بلند مضامین اور واضح الفاظ میں خلافت کے مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے، جن کی بنا پر مسئلہ کافی واضح ہے (آپ حضرات ان اشعار کو ایک مرتبہ پھر پڑھ کر دیکھیں)

۲۔ قرآن کی آیات واقعہ غدیر کی تائید کرتی ہیں

بہت سے مفسرین اور راویوں نے سورہ معارج کی ابتدائی چند آیات: >**سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ۔ لِلکَافِرِینَ لَیسَ لَہُ دَافِعٌ۔ مِنَ اللہِ ذِی المَعَارِجِ** < (ایک سائل نے واقع ہونے والے عذاب کا سوال کیا جس کا کافروں کے حق میں کوئی دفع کرنے والا نہیں ہے، یہ بلندیوں والے خدا کی طرف سے ہے۔) کی شان نزول کو بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

”پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو غدیر خم میں خلافت پر منصوب کیا، اور ان کے بارے میں فرمایا: ”مَن کُنتُ مَولَاہُ فَہٰذا عَلِیٌّ مَولَاہُ“۔

تھوڑی ہی دیر میں یہ خبر عام ہو گئی، نعمان بن حارث فہری[10] (جو کہ منافقوں میں سے تھا) پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے: آپ نے ہمیں حکم دیا کہ خدا کی وحدانیت اور آپ کی رسالت کی گواہی دیں ہم نے گواہی دی، لیکن آپ اس پر بھی راضی نہ ہوئے یہاں تک کہ آپ نے (حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے کہا) اس جوان کو اپنی جانشینی پر منصوب کر دیا اور کہا: ”**مَن کُنتُ مَولَاہُ فَھذا عَلِیٌّ مَولَاہُ**“۔ کیا یہ کام اپنی طرف سے کیا ہے یا خدا کی طرف سے؟ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے، یہ کام میں نے خدا کی طرف سے انجام دیا ہے“۔

نعمان بن حارث نے اپنا منہ پھیر لیا اور کہا: خداوندا! اگر یہ کام حق ہے اور تیری طرف سے ہے تو مجھ پر آسمان سے پتھر برسا۔

اچانک آسمان سے ایک پتھر آیا اور اس کے سر پر لگا، جس سے وہ وہیں ہلاک ہو گیا، اس موقع پر آیہ >سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ< نازل ہوئی۔

(قارئین کرام!) مذکورہ روایت کی طرح مجمع البیان میں بھی یہ روایت ابو القاسم حسکانی سے نقل ہوئی ہے[11]، اور اسی مضمون کی روایت بہت سے اہل سنت مفسرین اور راویان حدیث نے مختصر سے اختلاف کے ساتھ نقل کی ہے، منجملہ: قرطبی نے اپنی مشہور تفسیر میں[12] آلوسی نے اپنی تفسیر روح المعانی میں[13]، اور ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر میں۔[14]

علامہ امینی علیہ الرحمہ نے کتاب الغدیر میں تیس علما اہل سنت سے (معہ منابع) اس روایت کو نقل کیا ہے، جن میں سے: سیرۃ حلبی، فرائد السمطین حموینی، درر السمطین شیخ محمد زرندی، السراج المنیر شمس الدین شافعی، شرح جامع الصغیر سیوطی، تفسیر غریب القرآن حافظ ابو عبید ہروی، اور تفسیر شفاء الصدور ابو بکر نقاش موصلی، وغیرہ بھی ہیں۔[15]

حوالہ جات:

[1] سورہ مائدہ، آیت ۶۷۔

[2] پیغمبر کے ساتھیوں کی تعداد بعض کے نزدیک ۹۰ ہزار اور بعض کے نزدیک ایک لاکھ بارہ ہزار اور بعض کے نزدیک ایک لاکھ بیس ہزار اور بعض کے نزدیک ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔

[3] سورہ مائدہ، آیت ۳۔

[4] ان اشعار کو اہل سنت کے بڑے بڑے علما نے نقل کیا ہے، جن میں سے حافظ ”ابو نعیم اصفہانی، حافظ ”ابو سعید سجستانی“، ”خوارزمی مالکی“، حافظ ”ابو عبد اللہ مرزبانی“، ”گنجی شافعی“، ”جلال الدین سیوطی“، سبط بن جوزی“ اور ”صدر الدین حموی“ کا نام لیا جا سکتا ہے۔

[5] فخر رازی اس آیت کے ذیل میں تحریر کرتے ہیں: بہت سے علما (محدثین اور مورخین) نے لکھا ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد پیغمبر اکرم (ص) صرف ۸۱ دن یا ۸۲ دن زندہ رہے، (تفسیر کبیر، جلد ۱۱، صفحہ ۱۳۹)، تفسیر المنار اور بعض دیگر کتابوں میں یہ بھی تحریر ہے کہ پورا سورہ مائدہ حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوا ہے، (المنار، جلد ۶ صفحہ ۱۱۶) البتہ بعض مولفین نے مذکورہ دنوں کی تعداد کم لکھی ہے۔

[6] سورہ حجرات، آیت ۱۰۔

[7] سورہ توبہ، آیت ۷۱۔

[8] مسند احمد، جلد ۴، صفحہ ۲۸۱، (فضائل الخمسہ، جلد اول، صفحہ ۴۳۲ کی نقل کے مطابق)

[9] تاریخ بغداد، جلد ۷، صفحہ ۲۹۰۔

[10] بعض روایات میں ”حارث بن نعمان“ اور بعض روایات میں ”نضر بن حارث“ آیا ہے۔

[11] مجمع البیان، جلد ۹ و ۱۰، صفحہ ۳۵۲۔

[12] تفسیر قرطبی، جلد ۱۰، صفحہ ۶۷۵۷۔

[13] تفسیر آلوسی، جلد ۲۹، صفحہ ۵۲۔

[14] نور الابصار شبلنجی، صفحہ ۷۱ کے نقل کے مطابق۔

[15] تفسیر پیام قرآن، جلد ۹، صفحہ ۱۸۱۔

واقعہ غدیر از نظر اہلسنت

يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (1)

"اے پیغمبر! آپ اس حکم کو پہنچادیں جو آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، اور اگر یہ نہ کیا تو گویا اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا اور خدا آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا"۔

اہل سنت کی متعدد کتابوں نیز تفسیر وحدیث اور تاریخ کی (تمام شیعہ مشہور کتابوں میں) بیان ہوا ہے کہ مذکورہ آیت حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

ان احادیث کو بہت سے اصحاب نے نقل کیا ہے، منجملہ: "ابوسعید خدری"، "زید بن ارقم"، "جابر بن عبد اللہ انصاری"، "ابن عباس"، "براء بن عازب"، "حذیفہ"، "ابوہریرہ"، "ابن مسعود" اور "عامر بن لیلی"، اور ان تمام روایات میں بیان ہوا کہ یہ آیت واقعہ غدیر سے متعلق ہے اور حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ ان میں سے بعض روایات متعدد طریقوں سے نقل ہوئی ہیں، منجملہ:

حدیث ابوسعید خدری 11 طریقوں سے۔

حدیث ابن عباس بھی 11 طریقوں سے۔

اور حدیث براء بن عازب 3 طریقوں سے نقل ہوئی ہے۔

جن افراد نے ان احادیث کو (مختصر یا تفصیلی طور پر) اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

حافظ ابو نعیم اصفہانی نے اپنی کتاب "ما نزل من القرآن فی علی" میں (الخصائص سے نقل کیا ہے، صفحہ ۲۹)

ابوالحسن واحدی نیشاپوری "اسباب النزول" صفحہ ۱۵۰۔

ابن عساکر شافعی (الدر المنثور سے نقل کیا ہے، جلد دوم، صفحہ ۲۹۸)

فخر الدین رازی نے اپنی "تفسیر کبیر"، جلد ۳، صفحہ ۶۳۶۔

ابو اسحاق حموینی نے "فرائد السمطین" (خطی)

ابن صباغ مالکی نے "فصول المہمہ" صفحہ ۲۷۔

جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر الدر المنثور، جلد ۲، صفحہ ۲۹۸۔

قاضی شوکانی نے "فتح القدیر"، جلد سوم صفحہ ۵۷۔

شہاب الدین آلوسی شافعی نے "روح المعانی"، جلد ۶، صفحہ ۱۷۲۔

شیخ سلیمان قندوزی حنفی نے اپنی کتاب "ینابیع المودۃ" صفحہ ۱۲۰۔

بدر الدین حنفی نے "عمدۃ القاری فی شرح صحیح البخاری"، جلد ۸، صفحہ ۵۸۴۔

شیخ محمد عبدہ مصری "تفسیر المنار"، جلد ۶، صفحہ ۴۶۳۔

حافظ بن مردویہ (متوفی ۴۱۸ھ) (الدر المنثور سیوطی سے نقل کیا ہے) اور ان کے علاوہ بہت سے دیگر علما نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

البتہ اس بات کو نہیں بھولنا چاہئے کہ بہت سے مذکورہ علمانے حالانکہ شان نزول کی روایت کو نقل کیا ہے لیکن بعض وجوہات کی بنا پر (جیسا کہ بعد میں اشارہ ہوگا) سرسری طور سے گزر گئے ہیں یا ان پر تنقید کی ہے، ہم ان کے بارے میں آئندہ بحث میں مکمل طور پر تحقیق وتنقید کریں گے۔ (انشاء اللہ)

واقعہ غدیر: مذکورہ بحث سے یہ بات اجمالاً معلوم ہوجاتی ہے کہ یہ آیہ شریفہ بے شمار شواہد کی بنا پر امام علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے، اور اس سلسلہ میں (شیعہ کتابوں کے علاوہ) خود اہل سنت کی مشہور کتابوں میں وارد ہونے والی روایات اتنی زیادہ ہیں کہ کوئی بھی اس کا انکار نہیں کرسکتا۔

ان مذکورہ روایات کے علاوہ بھی متعدد روایات ہیں جن میں وضاحت کے ساتھ بیان ہوا ہے کہ یہ آیت غدیر خم میں اس وقت نازل ہوئی کہ جب پیغمبر اکرم ﷺ نے خطبہ دیا اور خداوند متعال کے حکم سے حضرت علی علیہ السلام کو اپنا وصی وخلیفہ بنایا، ان کی تعداد گزشتہ روایات کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے، یہاں تک محقق بزرگوار علامہ امینی (رہ) نے کتاب "الغدیر" میں 110 اصحاب پیغمبر سے زندہ اسناد اور مدارک کے ساتھ نقل کیا ہے، اسی طرح 48 تابعین اور مشہور ومعروف 360 علماو دانشوروں سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

اگر کوئی خالی الذہن انسان ان اسناد ومدارک پر ایک نظر ڈالے تو اس کو یقین ہوجائے گا کہ حدیث غدیر یقیناً متواتر احادیث میں سے ہے بلکہ متواتر احادیث کا بہترین مصداق ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان احادیث کے تواتر میں شک کرے تو پھر اس کی نظر میں کوئی بھی حدیث متواتر نہیں ہوسکتی۔

ہم یہاں اس حدیث کے بارے میں بحث مفصل طور پر بحث نہیں کرسکتے، حدیث کی سند اور آیت کی شان نزول کے سلسلہ میں اسی مقدار پر اکتفاء کرتے ہیں، اور اب حدیث کے معنی کی بحث کرتے ہیں، جو حضرات حدیث غدیر کی سند کے سلسلہ میں مزید مطالعہ کرنا چاہتے ہیں وہ درج ذیل کتابوں میں رجوع کرسکتے ہیں:

۱۔ عظیم الشان کتاب الغدیر جلد اول تالیف، علامہ امینی علیہ الرحمہ۔

۲۔ احقاق الحق، تالیف، علامہ بزرگوار قاضی نور اللہ شوستری، مفصل شرح کے ساتھ آیت اللہ نجفی، دوسری جلد، تیسری جلد، چودھویں جلد، اور بیسوی جلد۔

۳۔ المراجعات، تالیف، مرحوم سید شرف الدین عاملی۔

۴۔ عبقات الانوار، تالیف عالم بزرگوار میر سید حامد حسین ھندی (لکھنوی)۔

۵۔ دلائل الصدق، جلد دوم، تالیف، عالم بزرگوار مرحوم مظفر۔

حدیث غدیر کا مضمون

ہم یہاں تمام روایات کے پیش نظر واقعہ غدیر کا خلاصہ بیان کرتے ہیں، (البتہ یہ عرض کردیا جائے کہ بعض روایات میں یہ واقعہ تفصیلی اور بعض میں مختصر طور پر بیان ہوا ہے، بعض میں واقعہ کے ایک پہلو اور بعض میں کسی دوسرے پہلو کی طرف اشارہ ہوا ہے، چنانچہ ان تمام روایات کا خلاصہ یہ ہے:)

پیغمبر اکرم (ص) کی زندگی کا آخری سال تھا "حجۃ الوداع" کے مراسم جس قدر باوقار اور باعظمت ہو سکتے تھے وہ پیغمبر اکرم (ص) کی ہمراہی میں اختتام پذیر ہوئے، سب کے دل روحانیت سے سرشار تھے ابھی ان کی روح اس عظیم عبادت کی معنوی لذت کا ذائقہ محسوس کررہی تھی۔ اصحاب پیغمبر کی کثیر تعداد آنحضرت (ص) کے ساتھ اعمال حج انجام دینے کی عظیم سعادت پر بہت زیادہ خوش نظر آرہے تھے۔[2]

نہ صرف مدینہ کے لوگ اس سفر میں پیغمبرؐ کے ساتھ تھے بلکہ جزیرہ نمائے عرب کے دیگر مختلف حصوں کے مسلمان بھی یہ عظیم تاریخی اعزاز وافتخار حاصل کرنے کے لئے آپ کے ہمراہ تھے۔

سرزمین حجاز کا سورج در ودیوار اور پہاڑوں پر آگ برسا رہا تھا لیکن اس سفر کی بے نظیر روحانی حلاوت نے تمام تکلیفوں کو آسان بنا رہا تھا۔ زوال کا وقت نزدیک تھا، آہستہ آہستہ "جحفہ" کی سرزمین اور اس کے بعد خشک اور جلانے والے "غدیر خم" کا بیابان نظر آنے لگا۔

دراصل یہاں ایک چوراہا ہے جو حجاز کے لوگوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے، شمالی راستہ مدینہ کی طرف دوسرا مشرقی راستہ عراق کی طرف، تیسرا مغربی ممالک او رمصر کی طرف اور چوتھا جنوبی راستہ سرزمین یمن کو جاتا ہے یہی وہ مقام ہے جہاں آخری اور اس عظیم سفر کا اہم ترین مقصد انجام دیا جانا تھا اور پیغمبرؐ مسلمانوں کے سامنے اپنی آخری اور اہم ذمہ داری کی بنا پر آخری حکم پہچانا چاہتے تھے۔

جمعرات کا دن تھا اور ہجرت کا دسواں سال، آٹھ دن عید قربان کو گزرے تھے کہ اچانک پیغمبر کی طرف سے سب کو ٹھہرنے کا حکم دیا گیا، مسلمانوں نے بلند آواز سے قافلہ سے آگے چلے جانے والے لوگوں کو واپس بلایا اور اتنی دیر تک رکے رہے کہ پیچھے آنے والے لوگ بھی پہنچ گئے۔ آفتاب خط نصف النہار سے گزر گیا تو پیغمبرؐ کے موذن نے "اللہ اکبر" کی صدا کے ساتھ لوگوں کو نماز ظہر پڑھنے کی دعوت دی، مسلمان جلدی جلدی نماز پڑھنے کے لئے تیار ہوگئے، لیکن فضا اتنی گرم تھی کہ بعض لوگ اپنی عبا کا کچھ حصہ پاؤں کے نیچے اور باقی حصہ سر پر رکھنے کے لئے مجبور تھے ورنہ بیابان کی گرم ریت اور سورج کی شعاعیں ان کے سر اور پاؤں کو تکلیف دے رہی تھیں۔

اس صحرا میں کوئی سایہ نظر نہیں آتا تھا اور نہ ہی کوئی سبزہ یا گھاس صرف چند خشک جنگلی درخت تھے جو گرمی کا سختی کے ساتھ مقابلہ کررہے تھے کچھ لوگ انہی چند درختوں کا سہارا لئے ہوئے تھے، انہوں نے ان برہنہ درختوں پر ایک کپڑا ڈال رکھا تھا اور پیغمبر کے لئے ایک سائبان بنا رکھا تھا لیکن سورج کی جلا دینے والی گرم ہوا اس سائبان کے نیچے سے گزر رہی تھی، بہرحال ظہر کی نماز ادا کی گئی۔

مسلمان نماز کے بعد فوراً اپنے چھوٹے چھوٹے خیموں میں جا کر پناہ لینے کی فکر میں تھے لیکن رسول اللہؐ نے انہیں آگاہ کیا کہ وہ سب کے سب خداوند تعالیٰ کا ایک پیغام سننے کے لئے تیار ہوجائیں جسے ایک مفصل خطبہ کے ساتھ بیان کیا جائے گا۔

جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور تھے وہ اس عظیم اجتماع میں پیغمبرؐ کا ملکوتی اور نورانی چہرہ دیکھ نہیں پا رہے تھے لہٰذا اونٹوں کے پالانوں کا منبر بنایا گیا، پیغمبرؐ اس پر تشریف لے گئے، پہلے پروردگار عالم کی حمد وثنا بجالائے اور خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے یوں خطاب فرمایا: میں عنقریب خداوند متعال کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے تمہارے درمیان سے جانے والا ہوں، میں بھی جوابدہ ہوں اور تم لوگ بھی جوابدہ ہو، تم میرے بارے میں کیا کہتے ہو؟ سب لوگوں نے بلند آواز میں کہا:

"نَشهَدُ انّكَ قَد بَلَّغتَ وَ نَصَحتَ وَ جَاهَدتَ فَجَزاكَ اللّهُ خَيراً"

"ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے فریضہ رسالت انجام دیا اور خیر خواہی کی ذمہ داری کو انجام دیا اور ہماری ہدایت کی راہ میں سعی وکوشش کی، خدا آپکو جزائے خیر دے"۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ خدا کی وحدانیت، میری رسالت اور روز قیامت کی حقانیت اور اس دن مردوں کے قبروں سے مبعوث ہونے کی گواہی نہیں دیتے؟

سب نے کہا: کیوں نہیں ہم سب گواہی دیتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: خدایا! گواہ رہنا۔

آپ نے مزید فرمایا: اے لوگو! کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟

انہوں نے کہا: جی ہاں۔

اس کے بعد سارے بیابان پر سکوت کا عالم طاری ہوگیا، سوائے ہوا کی سنسناہٹ کے کوئی چیز سنائی نہیں دیتی تھی، پیغمبرؐ نے فرمایا: دیکھو! میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں بطور یادگار چھوڑے جا رہا ہوں تم ان کے ساتھ کیا سلوک کروگے؟

حاضرین میں سے ایک شخص نے پکار کر کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دو گرانقدر چیزیں کونسی ہیں؟

تو پیغمبر اکرم نے فرمایا: پہلی چیز تو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو ثقل اکبر ہے، اس کا ایک سرا پروردگار عالم کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے، اس سے ہاتھ نہ ہٹانا ورنہ تم گمراہ ہو جاؤ گے، دوسری گرانقدر یادگار میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں اور مجھے خدائے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ بہشت میں مجھ سے آملیں گے۔

ان دونوں سے آگے بڑھنے (اور ان سے تجاوز کرنے) کی کوشش نہ کرنا اور نہ ہی ان سے پیچھے رہنا کہ اس صورت میں بھی تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

اچانک لوگوں نے دیکھا کہ رسول اللہ اپنے اردگرد نگاہیں دوڑا رہے ہیں گویا کسی کو تلاش کر رہے ہیں جونہی آپ کی نظر حضرت علی علیہ السلام پر پڑی فوراً ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور انہیں اتنا بلند کیا کہ دونوں کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور سب لوگوں نے انہیں دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ تو اسلام کا وہی سپہ سالار ہے کہ جس نے کبھی شکست کا منہ نہیں دیکھا۔

اس موقع پر پیغمبر کی آواز زیادہ نمایاں اور بلند ہوگئی اور آپ نے ارشاد فرمایا:

"أيها النّاس مَن اولىٰ النّاس بالمؤمنين من أنفسهم."

اے لوگو! بتاؤ وہ کون ہے جو تمام لوگوں کی نسبت مومنین پر خود ان سے زیادہ اولویت رکھتا ہے؟ اس پر سب حاضرین نے بہ یک آواز جواب دیا کہ خدا اور اس کا پیغمبر بہتر جانتے ہیں۔

تو پیغمبر نے فرمایا: خدا میرا مولا اور رہبر ہے اور میں مومنین کا مولا اور رہبر ہوں اور میں ان کی نسبت خود ان سے زیادہ حق رکھتا ہوں (اور میرا ارادہ ان کے ارادے پر مقدم ہے)۔

اس کے بعد فرمایا:

"فَمَن كُنتُ مَولاهُ فَهذا عَلِيٌّ مَولاه".

"یعنی جس کا میں مولا ہوں علی (ع) بھی اس کے مولا اور رہبر ہیں"۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جملے کی تین مرتبہ تکرار کی، اور بعض راویوں کے قول کے مطابق پیغمبر نے یہ جملہ چار مرتبہ دہرایا اور اس کے بعد آسمان کی طرف سر بلند کر کے بارگاہ خداوندی میں عرض کی:

"اللّهُمَّ والِ مَن والاهُ وَعادِ مَن عاداهُ واحِبَّ مَن احبّهُ وَ ابغِض مَن ابغَضهُ وَ انصُر مَن نَصرَهُ واخذُل مَن خَذلَهُ، وادرِ الحقَّ معَهُ حيثُ دارَ"

یعنی بار الہا! جو اس کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ، جو اس سے محبت کرے تو اس سے محبت کر اور جو اس سے بغض رکھے تو اس سے بغض رکھ، جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کر، جو اس کی مدد سے کنارہ کشی کرے تو اسے اپنی مدد سے محروم رکھ اور حق کو ادھر موڑ دے جدھر وہ رخ کرے۔

اس کے بعد فرمایا:

"الا فليبلّغ الشّاهدُ الغائبَ"

"تمام حاضرین آگاہ ہوجائیں کہ یہ سب کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو ان لوگوں تک پہنچائیں جو یہاں پر اس وقت موجود نہیں ہیں"۔

پیغمبرؐ کا خطبہ ختم ہوگیا پیغمبر پسینے میں شرابور تھے حضرت علی علیہ السلام بھی پسینہ میں غرق تھے، دوسرے تمام حاضرین کے بھی سر سے پاؤں تک پسینہ بہہ رہا تھا۔

ابھی اس جمعیت کی صفیں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئی تھیں کہ جبرئیل امین وحی لے کر نازل ہوئے اور پیغمبر کو ان الفاظ میں تکمیل دین کی بشارت دی:

>اليَومَ اكمَلتُ لَكُم دينَكُم وَاتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتي[3]

"آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین اور آئین کو کامل کردیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کردیا"۔

اتمام نعمت کا پیغام سن کر پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا:

"اللّهُ اكبرُ اللّهُ اكبرُ علىٰ اكمالِ الدّينِ وَاتمامِ النعمَةِ وَرَضىٰ الربِّ برسالتِ وَالوَلايَة لِعلّ من بعد"

"ہر طرح کی بزرگی وبڑائی خدا ہی کے لئے ہے کہ جس نے اپنے دین کو کامل فرمایا اور اپنی نعمت کو ہم پر تمام کیا اور میری نبوت ورسالت اور میرے بعد علی (ع) کی ولایت کے لئے خوش ہوا۔"

(جاری صفحہ 2 پر)

روہنگیا مسلمانوں کے قتل عام کیخلاف اہل ریاست سراپا احتجاج

سرینگر/ برمی مسلمانوں کیساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرنے کیلئے شہر سرینگر سمیت جموں، کشمیر، لداخ اور چناب وادی میں جلوس اور ریلیوں کے انعقاد کا سلسلہ جاری۔ مظاہرین نے ہاتھوں میں بینر اور پلے کارڈس اُٹھائے مظاہرین نے روہنگیا مسلمانوں کے قتل عام اور اُنکی بستیوں کو شعلوں کی نذر کئے جانے کیخلاف سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اقوام عالم بشمول مسلم ممالک کے حکمرانوں کی بے بسی اور مجرمانہ خاموشی کو قابل مذمت قرار دیا۔ "ولایت ٹائمز" کی رپورٹ کے مطابق متحدہ مجلس علماء جموں و کشمیر کی اپیل پر وادی کے طول و عرض میں میانمار کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلئے مختلف عوامی ریلیاں نکالی گئیں جبکہ جمعہ کے اجتماعات پر مساجد، خانقاہوں، امام باڑوں اور آستانوں پر متحدہ مجلس علماء کی جانب سے مرتب کردہ قرارداد عوام کی تائید کیلئے پیش کی گئی۔ اس دوران وادی کے متعدد علاقوں اور خطہ چناب کے ڈوڈہ، بھدرواہ، کشتواڑ سمیت ضلع سرینگر کے علاقہ آبی گذر، پریس کالونی میں مجمع اسلامی کشمیر، انٹرنیشنل مسلم یونٹی کونسل، عالمگری بازار میں اخوان المنتظرین، بمنہ، چھتہ بل، مائسمہ، کے علاوہ ضلع اسلام آباد، پلوامہ، بارہمولہ، سوپور، بڈگام، گاندربل، شوپیاں، وغیرہ شامل ہیں میں میانمار کے مظلوم مسلمانوں پر ہو رہی جارحیت اور ظلم و جبر کیخلاف شدید برہمی اور غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے صدائے احتجاج بلند کیا گیا۔ اس دوران وادی کے مذہبی، سیاسی اور سماجی انجمنوں کے رہنماؤں نے اپنے پیغامات میں میانمار کے انتہا پسند بودھوں کے ہاتھوں مظلوم مسلمانوں کے قتل عام کی سخت الفاظ میں مذمت کی اور مسلمان ممالک پر زور دیا کہ متحد ہو کر عام کی راحتی کیلئے اقدامات اٹھائیں۔ "ولایت ٹائمز" قارئین کی خدمت میں معروف شخصیات کے پیغامات پیش کرتا ہے۔

ہم برما مسلمانوں کے درد کو محسوس کرتے ھیں: سید گیلانی

سرینگر/ بزرگ مزاحمتی رہنما و حریت چیرمین سید علی گیلانی نے روناگہیائی مسلمانوں کے ساتھ یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کرنے کے لیے ریاست بھر میں نکالے گئے جلسے جلوسوں میں بھاری عوامی شرکت کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا کہ بحیثیت ایک مظلوم قوم کے ہم روناگہیائی مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دنیا کے دوسرے خطوں میں بلالحاظ مذہب وملّت مظلومین کے درد کی کسک محسوس کرتے ہیں۔ "ولایت ٹائمز" کو موصولہ بیان کے مطابق بزرگ راہنما نے کہا کہ حکومت برما کی سربراہ نوبل انعام یافتہ آنگ سن سوچی کی طرف سے روناگہیائی مسلمانوں کی وسیع پیمانے پر قتل وغارت اور نقل مکانی جیسے سنگین جنگی جرائم کو کشمیر سے جوڑنے کے بجائے اِسے انسانی نکتہ نگاہ سے پرکھ لینا چاہیے۔ حریت راہنما نے اس امر پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نوبل انعام یافتہ لوگوں کو یہ زیب نہیں دیتا ہے کہ وہ حق خودارادیت اور دہشت گردی کو ایک ہی پلڑے میں تول لیں۔ بزرگ راہنما نے اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے عالمی اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ بلالحاظ مذہب وملّت ہر انسان کے مال، جان اور عزت کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے اپنے تسلیم شدہ انسانی حقوق کے چارٹر کو لفظ اور رُوح کے ساتھ ایک بار پھر پڑھ لیں اور اس کے آئینے میں مسئلہ کشمیر، فلسطین اور دیگر تنازعات کا حل نکالنے کی ذمہ داری نبھائیں اور دنیا بھر میں انسانی کشت وخون کو روکنے کی جانب اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں۔

برما میں بربریت کا بازار گرم اور کوئی پرسان حال نہیں: مولانا عباس انصاری

سرینگر/ جموں کشمیر اتحاد المسلمین کے سربراہ اور کل جماعتی حریت کانفرنس کے سابق چیرمین جۃ الاسلام والمسلمین مولانا محمد عباس انصاری نے برما میں رہنگیائی مسلمانوں کے قتل عام اور بستیوں کی بستیاں خاکستر کرنے، ہزاروں لوگوں کو شہید و زخمی کرنے کئے جانے پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے اس ننگی جارحیت اور بربریت پر عالمی برادری اور عالم اسلام کی خاموشی کو حد درجہ مجرمانہ قرار دیا ہے۔ "ولایت ٹائمز" موصولہ بیان کے مطابق مولانا عباس انصاری نے کہا کہ آج جب کہ رہنگیائی مسلمانوں پر خود اپنے ملک کی زمین تنگ کی جارہی ہے، قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے، عورتوں کے ساتھ اہانت آمیز سلوک کیا جارہا ہے، ہزاروں افراد کو قتل اور بستیوں کو راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کیا جارہا ہے یہ اس لحاظ سے اس درجہ افسوس ناک ہے کہ یہ سب کچھ وہاں کی حکومت کی سرپرستی میں کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ میانمار میں ہزاروں مسلمانوں کو تہ تیغ کیا جارہا ہے معصوم اور شیر خوار بچوں کو قتل اور ہر چار طرف بربریت کا بازار گرم ہے لیکن اس سب واقعات کے باوجود عالمی برادری خاموش تماشاہی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ مولانا انصاری نے کہا کہ اگر چہ رہنگیائی مسلمانوں کیخلاف وہاں کے اکثریتی فرقے جارحیت گذشتہ کچھ عرصہ سے جاری ہے اور برما میں مسلمانوں کی نسل کشی ایک منصوبہ بند پروگرام کے تحت مسلسل عملائی جارہی ہے تاہم اس ضمن میں عالمی برادری خصوصاً مسلم ممالک نے جو خاموشی اختیار کر رکھی ہے وہ ہر لحاظ سے مجرمانہ ہے۔ مولانا انصاری نے عالمی برادری OIC اور حقوق بشر کی عالمی اداروں پر زور دیا کہ وہ میانمار میں مسلمانوں کیخلاف پر تشدد کاروائیوں کو روکنے ان کے قتل عام کے خاتمے اور ان کی عزت و آبرو کو فراہم کرنے کے حوالے سے عملی اقدامات کو یقینی بنائے۔ انہوں نے کشمیری عوام کی طرف سے مظلوم رہنگیائی مسلمانوں کے ساتھ بھرپور یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پوری کشمیری قوم رہنگیائی مسلمانوں کیخلاف اس قتل عام کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور اس آرے وقت میں ان کے شانہ بہ شانہ کھڑی ہے۔

روھنگیائی مسلمانوں پر جاری مظالم پر فوری روک لگائی جائے / این سی

سرینگر/ روہنگیائی مسلمانوں پر جاری بدترین مظالم پر تشویش اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے حزب اختلاف پارٹی نیشنل کانفرنس کے معاون جنرل سکریٹری ڈاکٹر شیخ مصطفےٰ کمال نے اقوام عالم خصوصاً مسلم دُنیا سے اپیل کی ہے کہ برما کے مسلمانوں کی نسل کشی کو روکنے کیلئے جنگی بنیادوں پر اقدامات اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ میانمار میں مسلمان کا تہہ تیغ کرنے کیلئے جس طرح سے ظلم و تشدد، مار دھاڑ، قتل و غارت اور نسل کشی کی جارہی ہے وہ تاریخ انسانیت میں ایک سیاہ کن باب ہے۔ ڈاکٹر کمال نے کہا کہ اقوام متحدہ جہاں صرف بیان بازی میں مصروف ہیں وہیں سلامتی کونسل نے روہنگیائی مسلمانوں کی نسل کشی کے تئیں اپنی آنکھیں موند کر رکھی ہیں۔ روہنگیائی مسلمانوں برما کے پشتینی باشندے ہیں اور ان کی اس طریقے سے جاری جلائی وطنی ایک افسوسناک اور تشویشناک امر ہے۔ انہوں نے کہا کہ سینکڑوں مکانات کو خاکستر کیا گیا ہے، سینکڑوں لوگوں کو موت کی ابدی نیند سلا دیا گیا، جن میں خواتین، بزرگ یہاں تک کہ شیر خور بچے بھی شامل ہیں۔ موصولہ بیان کے مطابق ڈاکٹر کمال نوائے صبح کمپلیکس میں پارٹی عہدیداروں اور کارکنوں کے ایک اجلاس سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقعے پر پارٹی کے صوبائی صدر ناصر اسلم وانی، سینئر لیڈر وایم ایل اے سبہ کدل شمیمہ فردوس، صوبائی سکریٹری ایڈوکیٹ شوکت احمد میر، صوبائی جوائنٹ سکریٹری غلام نبی بٹ، اقلیتی سیل کے چیئرمین جگدیش سنگھ آزاد کے علاوہ کئی سرکردہ لیڈران موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ روہنگائی مسلمانوں کے تہہ تیغ کرنے کے عمل پر ابھی تک اقوام متحدہ اور چند ممالک کی طرف سے صرف بیانات ہی سامنے آئے ہیں لیکن عملی طور پر ابھی تک کوئی نہیں کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر کمال نے مسلمان ممالک کی تنظیم او آئی سی پر بھی زور دیا کہ وہ اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے برما کے مسلمانوں کی سلامتی اور اُن کو اپنے حقوق دلوانے کیلئے اقدامات اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ افسوس کی بات ہے کہ امن کا نوبیل انعام (Noble Peace Prize) پانے والی آنگ سانگ سوچی کی ناک کے نیچے میانمار کے مسلمانوں کو جلایا جارہا ہے، جس سے اس اعزاز کے حصول پر سوالیہ نشان لگ جاتا ہے۔ انہوں نے بنگلہ دیش کی حکومت اور عوام سے اپیل کی کہ وہ برما سے آئے ایک لاکھ 20 ہزار سے زائد رفیوجیوں کو پناہ دینے کے علاوہ اُن کی ہر سطح پر مدد کر کے ایک مثال قائم کریں۔

آبی گذر سرینگر میں یٰسین ملک اور مولانا جان صاحب کا خطاب

سرینگر/ برمی مسلمانوں کے قتل عام کو عالم انسانیت کیلئے چیلنج قرار دیتے ہوئے مزاحمتی رہنما و جموں کشمیر لبریشن فرنٹ کے چیرمین محمد یٰسین ملک نے کہا ہے کہ اسوقت اُمت مسلمہ تاریخ کی سب سے بڑی آزمائش کا سامنا کر رہی ہے کیونکہ دنیا بھر کی اسلام و مسلم دشمن قوتیں ایک ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میانمار کے رخائن علاقہ میں مسلمانوں کا قتل عام، اُنکی بستیوں کو شعلوں کی نذر کردینا اور لاکھوں معصوم انسانوں کو ملک بدر کرنا عالمی سطح پر جاری مسلم دشمن سازش کی ایک کڑی ہے۔ آبی گذر میں مسجد امام زمانؑ کے باہر شیعہ سنی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے محمد یٰسین ملک نے اتحاد کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا اور سبھی مسالک اسلامی کے پیروکاروں کو متحد ہو کر دشمن کا مقابلہ کرنے کی تلقین کی۔ اس دوران وادی کے شیعہ عالم دین مولانا جان صاحب نے برمی مسلمانوں کے قتل عام کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ دشمن مسلمانوں کو ختم کرنے پوری قوت سے ساتھ میدان میں برسر عمل ہے تاہم ہمیں متحد ہو کر اپنا دفاع اور ان کے ناپاک منصوبوں کو ناکام بنانے کیلئے راہ تلاش کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ پرامن اور بھائی چارہ کے ساتھ رہنے کی تلقین کرتا ہے اور ہمارے تمام مسائل قرآن کے دائرے میں حل ہو سکتے ہیں۔

روھنگیائی مسلمان ھمارے بدن کے ٹکڑے / پیروان ولایت

سرینگر/ پیروان ولایت جموں و کشمیر نے روہنگیائی مسلمانوں کی قتل و غارتگری اور اقوام متحدہ کی خاموشی پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ "ولایت ٹائمز" کو موصولہ بیان کے مطابق پیروان کے سرپرست مولانا سبط شبیر قمی نے اقوام عالم کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ روہنگیائی مسلمان ہمارے بدن کے ٹکڑے ہیں کسی بھی صورت میں روہنگیائی مسلمانوں پر ہو رہے ظلم و تشدد کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے نام نہاد حقوق البشر کے تنظیموں کی خاموشی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانان عالم کو ان تنظیموں سے کوئی امیدیں وابسطہ نہیں رکھنا چاہئے۔ مسلمان آپسی تفرقہ بازی میں بٹ گئے اور مسلک پروری میں محو ہیں یہی وجہ ہے کہ برما جیسے دلدوز سانحات پیش آتے ہیں۔ انہوں نے کہا عربوں کی تعداد میں مسلمانوں کے لئے افسوس کی بات ہے کہ وہ برما کے مسلمانوں کو تحفظ دلوانے میں بری طرح ناکام ہو گئے ہیں اور اس سلسلے میں کوئی پہل نہیں کر رہے ہیں یہی حال مسئلہ فلسطین کے بارے میں بھی ہے ورنہ فلسطین کب کا آزاد ہو چکا ہوگا۔ مولانا نے اقوام متحدہ اور دیگر انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ غیر جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے روہنگیائی مسلمانوں کو تحفظ دلوانے میں فوری اقدامات اٹھائیں اور اس ننگی بربریت و جارحیت کو روکنے کے لئے برما کے حکمرانوں پر دباؤ ڈالیں۔

وحدت بین مسلمین میں تمام مشکلات کا حل مضمر: مولانا خضر محمد

سرینگر/ سرکردہ عالم دین مولانا خضر محمد قاسمی نے "روہنگیا مسلمانوں کے قتل عام کو اُمت مسلمہ کیلئے سانحہ" قرار دیتے ہوئے کہا کہ کشمیر سے فلسطین تک جگہ جگہ مسلمان عذاب اور عتاب سے دوچار ہیں۔ اس دوران مولانا قاسمی نے دارالعلوم دعوت الحق گناپورہ لنگیٹ میں قرآن حفظ کر چکے 2 نوجوانوں کی دستار بندی کی۔ دارالعلوم دعوت الحق واقع گناپورہ لنگیٹ میں جمعہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا خضر محمد قاسمی نے کہا کہ آج دنیا بھر میں رہنے والے کروڑوں مسلمانوں کو جگہ جگہ عذاب وعتاب، کشت وخون، ظلم وزیادتیوں اور طرح طرح کے مظالم ہتک دتی، فاقہ کشی، مظلومیت ومحکومیت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جسکے باعث اُمت مسلمہ تاریخ کی ایک بڑی آزمائش سے دوچار ہے۔ مولانا قاسمی کا کہنا تھا کہ آج میانمار میں مسلمانوں کو جس کشت وخون اور بربریت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، وہ پوری اُمت کیلئے سانحہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر سے فلسطین اور عراق سے شام تک مشرق ومغرب اُمت مسلمہ عذاب میں مبتلاء ہے، روزانہ ہزاروں مسلمانوں کو تہہ تیغ کیا جارہا ہے۔ اسلام کو بدنام کرنے کی سازشیں جاری ہیں۔ مولانا قاسمی کا کہنا تھا کہ دین سے دوری اور قرآن واحادیث کی تعلیمات سے انحراف کی وجہ سے مسلمانون ہر طرح کی مظلومیت کے شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں دین کی پاسداری کے ساتھ ساتھ اپنی زندگیاں قرآن وسنت کی تعلیمات اور احکامات کے تحت گزارنی چاہیں، اور یہی ہمارے لئے نجات کا واحد راستہ ہے۔ مولانا قاسمی نے واضح کیا کہ صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی ہم اسلام اور مسلم دشمن قوتوں کا سامنا کر سکتے ہیں لیکن اس کیلئے سب سے پہلے ہمیں دین اسلام کو مکمل طور اپنانا پڑے گا۔

ولایت ٹائمز

11ستمبر تا 17ستمبر 2017ء

عید گذر گئی اور ہم نے کیا پایا؟

حسب دستور اور حسب توقع امسال بھی عیدالضحیٰ انتہائی دھوم دھام اور جوش وخروش کے ساتھ منائی گئی ۔ سماج کے ہر کس وناکس نے اس مقدس موقعہ پر اصراف وتبذیر کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ۔ ملبوسات کے دوکانوں پر لوگوں کا اژدھام ، گوشت اور مرغ کے دوکانوں پر عوام کی لمبی لمبی قطاریں ، بیکری دوکانوں پر زن ومرد ، صغیر وکبیر کی بھیڑ بھاڑ کو دیکھ کر لگتا تھا جیسے یہ لوگ جنم سے بھوکے ہیں۔

حریت قائدین سے لیکر علمائے دین تک قوم کے جملہ ذمہ داروں نے اپنے اپنے عید پیغاموں میں سادگی سے عید منانے کی اپیل کی تھی لیکن لوگوں نے ایک بار پھر ان پیغاموں کو صرف نظر کرتے ہوئے محتاجوں، مفلسوں، یتیموں، بیواؤں کو نظر انداز کیا ۔ قرآن مجید کا واضح اعلان ہے کہ اصراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور ہم نے دانستہ یا غیر دانستہ طور اصراف کے تمام حدود وقیود کو توڑ کر اپنا نام شیطان کے بڑے بھائیوں میں درج کیا۔ ہم شعوری یا غیر شعوری طور پر بسا اوقات ثواب کے بجائے گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں ۔ اسلام کے نام پر اسلامی اقدار کی بیخ کنی کرتے ہیں۔

لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان مقدس ایام پر رسومات کی طرف کم توجہ دے کر کے اصل اسلامی مقاصد کی طرف متوجہ ہو جائیں، پہلے خود احتساب نفس کر کے فضول خرچی سے احتراز کریں ، پھر دوسروں خاصکر اپنے قرابتداروں ، ہمسائیوں کو اصراف سے پرہیز کرنے کی تلقین کریں ۔ اور ان ایام کیلئے مختص رقم میں سے بڑا حصہ مستحقوں کیلئے مخصوص رکھیں ، محتاجوں ، مفلسوں، مستضعفوں کی معاونت ہ دراصل ان اسلامی رسومات کا منتہائے مقصد ہے۔

برما میں فساد کی جڑ!

تحریر: نذر حافی

جنوب مشرقی ایشیا کی ابتدائی تہذیب کا گہوارہ سمجھا جانے والا ملک برما، جس کا سرکاری نام ریپبلک آف دی یونین میںمار ہے، اس کا شمار ان ریاستوں میں ہوتا ہے جہاں پر سرکاری سرپرستی میں گزشتہ ساٹھ سالوں سے نہتے انسانوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔

اٹھارہویں صدی میں برما برطانیہ کے نوآبادیاتی نظام میں شامل رہا۔ برطانیہ سے آزاد ہونے سے لے کر اب تک لسانی اور مذہبی اعتبار سے مسلسل داخلی خانہ جنگی کا شکار رہنے والے ملک برما کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس کا ایک باشندہ یوتھانٹ (U Thant) دس سال تک اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل رہا اور برما ہی کی ایک خاتون Aung San Ky کو 1991ء میں نوبل امن انعام کا مستحق بھی قرار دیا گیا۔

گزشتہ 1962ء سے 2011ء تک کے پچاس سالہ عرصے کے دوران برما مسلسل فوجی حکومت کے ماتحت رہا۔ اگرچہ عام انتخابات کے بعد برما سے فوجی اقتدار کا سورج غروب ہوا چاہتا ہے لیکن درحقیقت پسِ پردہ ابھی بھی فوجی حکمتِ عملی ہی چل رہی ہے۔

برما کی حکومت کے ہاتھوں بدھ بھکشو اور مگھوں کے استعمال کی باقاعدہ داستان کچھ یوں شروع ہوتی ہے کہ برما میں مذہبی فسادات کی تاریخ کافی پرانی ہے، تاجِ برطانیہ کے دور میں بھی یہاں پر فسادات عروج پر رہے، برما کے مسلمانوں نے 1945ء میں اپنے تحفظ کیلئے (بی ایم سی) برما مسلم کانگریس کے نام سے ایک سیاسی تنظیم بنائی۔ اسکے پہلے سربراہ "یو رزاق" تھے، وہ برما کی آئینی کونسل کے رکن بھی منتخب ہوئے۔ یو رزاق کو بعد ازاں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور بی ایم سی پر پابندی لگا دی گئی۔ جب 1962ء میں جنرل Ne Win برمی قومیت کا نعرہ لگا کر حکمران بنا تو اس نے برمی فوج سے مسلمانوں کو نکال دیا اور اسی دور میں مسلمانوں کو "گائے کش" کے علاوہ "کالے" اور "غیر ملکی" کے خطابات سے بھی نوازا گیا۔ بعدازاں جب افغانستان میں طالبان برسرِ اقتدار آئے تو انہوں نے عالمِ اسلام کی صورتحال کا جائزہ لئے بغیر دیگر اقلیتوں پر دھونس جمانا شروع کر دیا۔ خصوصاً انہوں نے جب بدھ مت کے آثار مٹانے اور گرانے شروع کر دیئے تو اس کا براہِ راست اثر برما کے مسلمانوں پر پڑا۔

بدھ مت کے پیروکاروں نے طالبان کے تشدد کا تشدد کے ساتھ جواب دینے کا فیصلہ کیا اور برمی مسلمانوں کی تنظیم "البرما مسلم یونین" کو دہشت گرد تنظیم قرار دے کر اس پر پابندی لگوا دی، اس کے علاوہ مسلمانوں کی جامع مساجد کو شہید کرنے کے مطالبے نے بھی زور پکڑا، قرآن مجید کی بے حرمتی کے متعدد واقعات ہوئے اور مسلمانوں کے کاروباری مراکز تباہ کئے گئے۔ برما میں اگرچہ مذہبی فسادات کا سابقہ قدیم تھا، لیکن طالبان کی شدت پسندی نے غیر مسلم قوتوں کو مسلمانوں کے خلاف متحد ہونے کا جواز فراہم کیا اور اس کے بعد حکومت نے بھی کھل کر مسلم کش عناصر کا ساتھ دینا شروع کر دیا۔

برما کی حکومت نے جب طالبان کے تیور دیکھے تو انہیں بھی اسلام ایک خطرے کی صورت میں دکھائی دیا، چنانچہ جس طرح افغانستان میں طالبان اقلیتوں کے خلاف من پسند کارروائیاں کرتے رہے اسی طرح برما میں مسلمانوں کے خلاف، غیر مسلم بھی پرتشدد کارروائیاں انجام دیتے رہے۔ طالبان نواز حلقے یوں تو آپ کو برما کے بارے میں بہت کچھ بتا دیں گے، لیکن شاید وہ آپ کو یہ کبھی بھی نہ بتائیں کہ برما کے بسنے والے مسلمانوں کے گھربار اجاڑنے میں "طالبان" کی حماقتوں کا کتنا ہاتھ ہے۔ طالبان کے مظالم کے منظرِ عام پر آنے کے بعد برما کی حکومت "غیر مسلموں کے ساتھ مل بھگت کر کے مسلمانوں کو مرواو اور حکومت کرو" کی پالیسی پر آج تک عمل پیرا ہے۔

چنانچہ ہم آپ کی اطلاع کے لئے عرض کئے دیتے ہیں کہ جیسے بدنام زمانہ تنظیمیں حکومتی سرپرستی میں کبھی فرقہ واریت، کبھی لسانیت اور کبھی قومیت کی آگ سلگا کر نہ صرف دہشت گردی کی جڑوں کو مضبوط کرتی ہیں اور شدت پسندوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں، ویسے ہی افغانستان میں طالبان کی شدت پسند کارروائیوں کے بعد برمی حکومت بھی ان دہشت گردوں کی مکمل سرپرستی کر رہی ہے، جو مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ رہے ہیں۔

ہم یہاں پر یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ برما میں مسلمانوں پر جو بدھ بھکشو اور مگھوں کی طرف سے مظالم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں، یہ سب کچھ نہ ہی تو ان کی مذہبی تعلیمات کا حصہ ہے اور نہ ہی اس قتل وغارت کے پیچھے ان کا مذہبی اور دینی لگاو کارفرما ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے ہمارے پاکستان میں ضیاء الحق جیسے حکمرانوں نے اپنے استعماری آقاوں کے حکم کی تعمیل اور اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے مسلمانوں کے درمیان مختلف دہشت گرد لشکر اور سپاہیں تشکیل دیں۔ اگرچہ ان دہشت گرد لشکروں، سپاہوں اور تنظیموں کی بظاہر شکل اسلامی ہے لیکن درحقیقت ان کی کارروائیوں اور ان کے کرتوتوں کا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں۔

ضیاء الحق کے فکری مکتب کے زیرِ سایہ پلنے والے دہشت گردوں نے پیغمبر اسلام (ص) کے نظریات وافکار کی روشنی کی شائد ایک جھلک بھی نہیں دیکھی، لیکن اس کے باوجود وہ اپنی ہر کارروائی کو اسلامی اور اپنے آپ کو مجاہد اسلام اور دینی پاسبان اور طالبان کہتے ہیں۔ کاٹھ کی یہ پتلیاں کنویں کے مینڈکوں کی مانند زندگی گزارتی ہیں اور گھاس پھوس کی مانند اس جہانِ رنگ وبو سے گزر جاتی ہیں۔ بدھ بھکشو اور مگھوں میں بھی "طالبان" کی طرح ایسے کوڑھ مغزوں کی کثرت ہے جو برما کی حکومت کے ہاتھوں استعمال ہو رہے ہیں اور حکومتی اداروں کی آشیرباد کے باعث بے گناہ مسلمانوں کے خون میں ہاتھ رنگ رہے ہیں۔

برما میں حالیہ فسادات کی کڑیاں اپریل کے ان واقعات سے جا کر ملتی ہیں کہ جب بدھ بھکشوں کی دو لڑکیوں نے اسلام قبول کیا اور بھکشوں نے اس کا برا منایا۔ اس کے بعد انہوں نے 2 جون 2012ء کو مسلمانوں کی ایک بس پر حملہ کر کے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔ یہ بس برما کے دارالحکومت رنگون سے ارکان کے ضلع ناونگ کوک کی طرف جا رہی تھی۔ اس حملے میں انہوں نے بڑی بے رحمی سے خنجروں، چھریوں اور تلواروں سے مسافر مسلمانوں کا قتل عام کیا۔

میں یہیں پر اپنے قارئین کو اپریل کا ہی ایک اور سانحہ یاد دلانا چاہتا ہوں جو کہ پاکستان میں پیش آیا تھا۔ اس واقعے میں ایک نہیں بیس بسیں تھیں۔ یہ اپریل کی شب تھی جب راولپنڈی سے سکردو جانے والی بیس گاڑیوں کے کانوائے کو چلاس کے مقام پر روک کر مسافروں کو ایک ایک کر کے نیچے اتارا گیا اور پھر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ انہیں کئی درجن مسلح موٹر سائیکل سواروں نے ناکہ لگا کر روکا اور اردگرد گھات لگائے، ہزاروں انسان نما درندے خنجر، پتھر اور ڈنڈے لے کر مسافروں پر حملہ آور ہوئے۔

پتھروں کے برسنے اور گولیوں کے چلنے کی آوازوں کے درمیان ننھے بچوں کی چیخیں اور مستورات کے بین فضاوں میں گونجتے رہے، لیکن ہمیشہ کی طرح حملہ آوروں کو کسی پر کوئی رحم نہیں آیا۔ ظلم، سفاکیت اور درندگی کی انتہا دیکھیے، کتنے ہی لوگوں کے ہاتھ پاوں باندھ کر انہیں دریا میں بہا دیا گیا۔ اس کے علاوہ پاکستان میں آئے روز بم دھماکے ہو رہے ہیں۔ ہمیں نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ پاکستان میں یہ سارے مظالم بدھ بھکشو یا ہندو نہیں کرتے، بلکہ اپنے آپ کو مجاہد اسلام اور طالبان کہنے والے کرتے ہیں۔ وحشت وبربریت کے یہ مناظر جہاں بھی نظر آئیں، چاہے برما میں ہوں یا بحرین میں، فلسطین میں ہوں یا شام میں، عراق میں ہوں یا افغانستان میں، یمن میں ہوں یا دنیا کے کسی بھی خطے میں، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اجتماعی شعور کو بلند کریں، ہم اس بات کو سمجھیں کہ ظلم بالآخر ظلم ہے، جو بھی کرے، جہاں بھی کرے۔۔۔ طالبان اور نام نہاد مجاہدین کریں یا بدھ بھکشو ظالم بالآخر ظالم ہے۔

اس وقت ہمیں برما میں مقتول مسلمانوں کی لاشوں پر اشک بہانے کے ساتھ ساتھ بدھ بھکشوں اور مگھوں کے مذہبی رہنماوں اور دینی رہبروں کو بھی ہر ممکنہ طریقے سے اپنے جذبات واحساسات سے بھی آگاہ کرنا چاہیے۔ ہمیں طالبان کے جلائے ہوئے نفرتوں کے الاو میں محبتوں کے چراغ روشن کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ٹھوس علمی شواہد کے ذریعے بدھ بھکشو اور مگھوں کے مذہبی رہنماوں تک دینِ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچائیں۔ ان تک یہ پیغام پہنچائیں کہ ظلم سے نفرت اور مظلوم سے محبت یہ دنیا کے تمام امن پسند ادیان کا مشترکہ منشور ہے۔

یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم بدھ بھکشوں کو یاد دلائیں کہ اپنی تعلیمات کی روشنی میں "آنجہانی گوتم بدھ" بھی ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں کے قتلِ عام سے سخت نالاں اور افسردہ ہیں۔ اگر اس قتل وغارت کے بعد بھی بدھ مت کے پیروکار اپنے بانی مذہب کی آتما کو شانتی پہنچانا چاہتے ہیں تو اب ان کے پاس ایک ہی راستہ ہے کہ وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ مل کر "مظلوم کی مدد کریں" اور "ظالم کو ظالم کہیں۔" آیئے ہم اس نازک وقت میں برما کے مقتل کو ظالموں کے خلاف محاذ میں تبدیل کرنے کے لئے دنیا کے ہر ظالم کو ظالم کہنے کا عزم کریں اور دنیا کے ہر گوشے سے ظالموں کے خلاف آواز بلند کریں۔

(بشکریہ ابلاغ نیوز)

Myanmar & Muslim World

How ever I being a Muslim I feel that only Iran and Turkey has the courage to raise the voice against Injustice and warn the oppressor to stop oppression else we have more options on table. I salute those Muslims who remembered Muslims of Myanmar on this EID instead of keeping themselves busy with EID

Aga Syed Nasrullah

It is fact that Islam is spreading throughout the world like anything and this has caused fear among many religions in the world. Keeping the fiqh aside many youngsters among Buddhism, Christianity and other religions are converting to Islam after going through the research on religions.The **Patriotic Association of Myanmar** abbreviated **Ma Ba Tha** in Burmese and variously translated into English as **Association for the Protection of Race and Religion**, **Organization for the Protection of Race and Religion** and **Committee for the Protection of Nationality and Religion** is a Buddhist organisation based in Myanmar (Burma). Some PAB members are connected to the nationalist and 969 Movement, although others have actively chasmpioned interfaith dialogue and tolerance.The most conversion to Islam has been as following:

United States: According to many sources, more than **20000** Americans convert to Islam every year.

United Kingdom: Kevin Brice, a researcher at the University of Wales Trinity Saint David, calculated that around **5,200** Britons turn to Islam every year, and that the total number of converts is about 100,000.

France: **4000-7000** Frenchman convert to Islam every year. There are about 150000-200,000 Muslim converts in France.Conversion rates have significantly increased (nearly doubled) after the Charlie Hebdo attack. An estimated 70,000 French citizens have converted to Islam in recent years, according to a report by France 3 public television.

Germany: More than **4000** Germans convert to Islam every year. There are around 100,000 converts to Islam in Germany.

Russia: I didn't find any source but my own estimate is **5000-10000.** There are about twenty million Muslims in Russia.

Singapore: About **500 people** convert to Islam each year. That has been the average since the 1990s, said the Muslim Converts Association of Singapore.

Ireland: It is estimated that up to 500 Irish people convert to Islam every year. Islam is Ireland's fastest-growing religion, with the number of Muslims recorded in the 2011 Census – 48,130 – expected to reach 100,000 by 2020.

Spain: 2000-4000 Spanish convert to Islam every year. About 50000 people converted in recent years.

This has created fear in the heart of many Monks, Pope's and other religious authorities. Due to this fear Muslims are targeted everywhere in the world or labeled as terrorists. But instead of the fact that the most of the leadership is well educated, they ignore the fact that Muslims are forced to use arms against the cruel and oppressor governments. Recent fear and its reaction can be witnessed in Myanmar, where Muslims were martyred ruthlessly for only the reason that their religion is Islam. However world has also witnessed the massacre of Muslims in Palestine by Jew's. It is just the fear that is spreading across all religions when it comes to Islam. Else Islam is the religion of Peace. Islam teaches humanity, Justice, care ,help and rights as well as security to followers of other religion. But Islam also teaches Muslims to defend their Islam and Muslim Ummah when it comes to any provocation as world has witnessed in Myanmar, Palestine & other parts of the world.In the mean time Muslim world and the Non-Muslim humans seems to be sleeping on such issues where Muslims are ruthlessly killed and the height of terrorism is crossed. But this government is neither labeled as terrorist nor the Buddhists of Myanmar. As it's the utter responsibility of leaders and heads of Buddhist religion to condemn the actions and stop the extremist forces who carrying massacre under the banner of Buddhism.It is shameful act that United Nations has not even bothered to condemn these atrocities once since 2015. However after Iran and Turkey raised the voice against the Terrorism in Myanmar, United Nations was left with no option other than to condemn the atrocities and terrorism in Myanmar.Another shameful act was witnessed in Bangladesh, when the Prime Minister of Bangladesh refused the allow entrance of Rohangiya Muslims instead of the fact that these Muslims were killed by the Myanmar Army. It is worth mention here that Muslims throughout the world raised the voice and protested as much as it was possible for them using the Social Media like Facebook, Twitter & other platforms. This proved to be very helpful protest in favor of Muslims of Myanmar. The Muslims made the world aware of the fact that Muslims are not terrorists but victims of terrorism. The entire world chants the slogan of, "**Save Humanity, Eradicate Terrorism, We stand United against the terrorism**" etc. But when it comes to Muslims the world is neither a human not can their blind eyes see the terror on Muslims. ***My question to the world of intellectuals is why? Are you blind? Are you illiterate? My question is to the Government of India and Government of Jammu & Kashmir, when you shout slogans against the terrorism, can't your eyes see the terror in Myanmar? Why didn't you even bother to speak a single word?***

How ever I being a Muslim I feel that only Iran and Turkey has the courage to raise the voice against Injustice and warn the oppressor to stop oppression else we have more options on table. I salute those Muslims who remembered Muslims of Myanmar on this EID instead of keeping themselves busy with EID celebrations.

At last I wish to pass on a message to the heads of all religions to focus of their religious education instead of terrorizing Muslims or labeling Muslims as terrorists. Let your youth go through research on every religion so that they will be able to choose the right way freely. Don't be afraid of Islam. Islam is religion of Peace!

Author hails from Budgam Kashmir and can be reached at agasyednasrullah@gmail.com

Every Soul Will Taste Death

Eventually remembrance of death must be before our eyes with every step and action. By keeping always eye on death, deeds can be performed by us honestly, magnanimously and sanctimoniously.

AL-HUSSAINI

It is a well known dictum "DEATH KEEPS NO CALENDAR" .The word "death" which does not keep any particular time must be pondered profoundly. According to Islamic belief death is the termination of worldly life and the beginning of after life. Death is seen as the separation of soul from body and it's transfer from this world to the afterlife .

Death is all painful while extracting soul out of body by the Angel of death (ملک الموت). Every dying one undergoes there a painful tormentation. But the pious one faces it jubilantly while as disbeliever faces it painfully and terribly. As for the Quran. (And never think that those who rejoice in what they have perpetrated and like to be praised for what they did not do - never think them [to be] in safety from the punishment, and for them is a painful punishment.)

Death is a reality in which all human beings believe. So ,anyway, anytime and anywhere we have to kick the bucket as it does not keep any particular time and place. It is must for we fleeting creations not to be outlandish about the coming death, underworld, squeezing of grave, accountability in grave etc. Every soul will taste death, and you will only be given your [full] compensation on the Day of Resurrection. So he who is drawn away from the Fire and admitted to Paradise has attained [his desire]. And what is the life of this world except the enjoyment of delusion.(Al-quran)

Death is the stage of life when a person gives up all worldly desires, materialistic lusts, materialistic attitudes, worldly competencies, accumulated bucks, property, treasury, expensive things, joyful atmosphere, railing and castigating on other religions or sects and attraction with satanic deeds etc. Then a dying one starts a long painful journey towards strange and different stages of grave. Embracing by we short lived guests of this doom with worldly lusts lead to hell and destruction. But here unfortunately materialistic world has enslaved us. Gyves and shackles of slavery are put in our necks and are bridled by impudents. Death is no more beared in our dead brains. Negative, baseless and untruthful perception gets boiled in our minds that "No need to bother about death, it would be seen. Yet we are alive and yet let us live tensionless life".

Ouch! Death has no fixed time, when comes, doesn't come with permission. So we must be abreast and near to the remembrance of death.

Do we have ever imagined about Hazrat Israel a.s (ملک الموت) .Are we prepared in order to face :-

- His terrible and ferocious body language.
- His Igneous and dreadful face.
- His extreme pace while taking out our souls.
- His turning deaf ear to our humble requests and beseeches.
- His echoing before taking out our souls.
- His long hair, black dress and igneous teeth .
- His unbearable stench coming out from his ferocious body.
- His blazing out of fire from his nostrils and ears.

To be admonished here, having eyes on his this appearance only is enough as an advice and can bring us on the path of magnanimity. Once before Hazrat Ibrahim (Pbuh) the same appearance of Hazrat Izrael a.s (ملک الموت) got expressed .Hazrat Ibrahim (Pbuh) didn't tolerate and fainted. After coming round Ibrahim (Pbuh) told that your ferocious appearance is only sufficient to bring diverted ones on the right path.

Not only this keeping punishment of grave before eyes is all mandatory. As there we would be in the dress of helplessness, voices would be curbed down and throats would be choked. Who will safeguard us there, only virtuous deeds would be in the form of despondency. But unfortunately the word grave is confined on our tongues not more than that. Unluckily we shy to confabulate about the punishment of grave as we have to stay here forever. Thereby remembrance of grave is also out of our minds. So we are unknown to the

- Squeezing of grave after death.
- Questioning of furious and felon angles.
- Igneous and painful spearing of angles on our chestes.
- Digging of grave with long and sharp eyebrows by angles while coming for questioning.
- Putting of our deed's list on our necks.
- Oozing out of mother's milk while squeezing of grave.

Eventually remembrance of death must be before our eyes with every step and action. By keeping always eye on death, deeds can be performed by us honestly, magnanimously and sanctimoniously. As Our minds may be filled with proud of believing on monotheism, offering Nimaz, paying alms, giving charity, believing on the Dooms day and performance of other virtuous deeds etc. Have we ever questioned ourselves that are deeds bearing any kind of fruit or not? Are we preparing sources of respite for grave or preparing Embers on which we are to be singed or roasted?

Would these deeds make our pangs of death easy or make our souls take out as thorny twigs would be extracted or pulled from our throats forcibly??

Author hails from Bemina Srinagar is the B.A 2nd year at University of Kashmir and Can be reached at rather3434@gmail.com

Writter With Religion

Shujaat Hussain
Srinagar

When I do good,I feel good.When I do bad,I feel bad.That is my religion: Abraham Lincoln

Certainly,Discretion between the right & wrong or ascendance and descendance can be done when there is religion behind the tongue. Apart from the fact, writers who use their pens for their religion can be counted among ascendant personalities. Religion relates humanity & acts as the food for the spirit.

Writers are bestowed with umpteen number of qualities which define them distinctly like they have brilliant trend to size the context, they can make it when others can only break it ,they create light of expectation out of the sombre and melancholy and most importantly they can make you accept the thing in thousand ways, everyone of the ways will be correct.Writers may be distinguished into categories on the basis of "logo of topics". Writer may be penning down stuff under romantic genre, natural genre, religious genre etc. There is no category for garrulous and loquacious ones who count themselves under these categories. Writers may feel delirious and ecstatic when they come to know that their write-ups are fruitful and satisfying the readers, and this great excitement wholly and solely depends on choosing the topic and writing over it with scuttling depth. The most two genres followed are Religion and Nature. By throwing light on natural stuff or worldly things we may lack some crucial and vital fields of life behind. Like we may skip all the things which are independent on world like behavior of Humans whose origin is not world and undoubtedly it is the most sporadic quality which cannot be attained from world. Unlike the world or nature genre, religious genre is the father of all the writting genres which are available for expressing one's internal feelings. Religious writing puts writers all over the writing tomb from where they can grab hold on everything present here and even here after. Religious writers can extricate and untangle all the doubts of a reader by botching them which get originated in their minds while reading Natural genre.

It is said that ' even sun rays cannot burn anything unless brought to focus'. This focus gets generated in writters when they inherit most of knowledge about religion. And with this focus, writers can replace the vilification and defamation with the truth and fame. We all know religion sits at the top of the triangle with all the worldly things at its base.

One thing writers yearn of is that they want themselves to be satisfied what they are producing and what their writings are producing and this satisfaction is off spring of the genre religion. They know that their creator has send them here to express their all stuff. Religious write-ups churn out greatest individuals because in the world, there is only one weakness everyone has and that is religion. A person gets emotional being even of callous nature when he gets attacked by religion attacks. All religious articles are absolutely innocuous and have transformed heaps of useless individuals into prowess oneself.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

2nd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT Weekly TIMES

کیا گیا ہے غلامی میں مبتلا تجھ کو
کہ تجھ سے ہو نہ سکی فقر کی نگہبانی

You have got bondage as a fit reward.
For you have failed to keep on faqr a guard

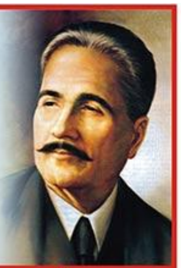

Vol:03 | Issue:23 | Pages:08 | 11th September to 17th September 2017 | Rs.5/-

Ayatollah Khamenei: Why is world silent towards massacre of Muslims in Myanmar, Kashmir and Palestine?

The matter of oppression in the modern world is truly an unprecedented issue. Today, the superpowers dominate the world, using their pervasive propaganda apparatus and facilities to disguise falsehood as truth and truth as falsehood. These powers do not value human life and divine values one single bit, and they pay no attention to the concerns of humanity. Who would stand against them and dare express this truth? Witness what they do in the world today and how many nations, particularly Muslim nations, are subjected to tyranny. Meanwhile, these men claim to advocate for human rights, have they no shame?This describes the situation for the people of Palestine, under the pressure of the usurper Zionist regime, to the extent that they cannot live peacefully in their own homes, nor do they have the freedom to roam. This describes the situation for the people of Lebanon and the situation for Muslims in Kashmir. This depicts the situation for the helpless and destitute Muslims of Myanmar... Our representatives visited there and came back with such heartbreaking news that one could lose sleep after hearing it! Much of the world is carefree, today, towards human rights—in all fairness! Has anyone in the world raised a voice of concern? A handful of militants expelled tens of thousands of Myanmar's Muslims, using brutal tactics, from their own homes. They murdered their children, women, men, and looted their properties. Those who could only hope to survive simply ran away. Meanwhile, there is silence over the globe. The UN does not utter a word, human rights committees are hushed, and the Red Cross feels no responsibility. These farcical conferences and organizations advocating for human rights, defending peace, and so on and so forth: they have nothing to say as if these victims are not human!

Ultimately, the silence reveals the world's enmity towards Islam, Islamic concepts and values. Their behavior reveals how uncommitted and negligent they are regarding humans. What they describe as human rights, and related terms, are merely political gimmicks used to knock someone down somewhere and overestimate another, to weaken a government and to remove a populace from the picture.

> *This describes the situation for the people of Lebanon and the situation for Muslims in Kashmir. This depicts the situation for the helpless and destitute Muslims of Myanmar.Our representatives visited there and came back with such heartbreaking news that one could lose sleep after hearing it! Much of the world is carefree, today, towards human rights in all fairness!*

Unfortunately, these words never reach the public debate platform in Europe or the US, so that the Western people can understand what their rulers are doing around the world. Our people know these facts; they know that superpowers are liars when it comes to defending human rights. Those naive people who trust their claims [claims of the superpowers] must heed these words: If their rulers were truly in favor of human rights, they would protest against the murder of our dear martyr, the late Sayyid Abbas Mousavi, whom along with his wife and child were martyred by Israeli rockets in Lebanon, but they did not protest!Some even proved so shameless that they endorsed this attack! They did not condemn the Israeli invasion of Lebanon or the Israeli invasion of Muslims who rightfully own Palestine; they do not mention Kashmir issues; they completely censor issues concerning Muslims of Myanmar. Why? What crime have these poor people committed? Their only crime is that they are Muslims. Superpowers are enemies of Islam and fear Islam(.March 04, 1992)

Currently, you see that in the East Asian country of Myanmar, thousands of Muslims are being killed because of prejudice and ignorance - assuming that the claims are true and that these killings are due to prejudice and ignorance, and not because of political matters - but those who falsely claim to support human rights keep silent. The same people who sympathize with animals, the same people who magnify every problem that exists in countries which are not dependent on them, have been silent while innocent and defenceless men, women and children are being killed. They also make attempts at justification. This is how they support human rights, the kind of human rights which are independent from morality, spirituality and God. They say the people who are being killed are not the people of Myanmar. Let us assume that they are not the people of Myanmar - which is a lie and according to the reports I have received, they have been living in Myanmar for three, four hundred years. So what? Should they be killed because they are not the people of Myanmar? For many years, westerners - particularly, England - did the same things to the people of that country and the neighbor countries. They imposed as much suffering on the people as they could. Wherever they went, they did nothing but create corruption and cause destruction. "His aim everywhere is to spread mischief through the earth and destroy crops and cattle." [The Holy Quran, 2: 205] Yes, they introduced new products to the people in order to find new markets for their products, in order to boost their trade. Their civilization is isolated from spirituality and the Holy

Turkish President Erdogan calls on Muslim countries' leaders to act on Rohingya Muslims

Ankara:Turkish President Recep Tayyip Erdoğan has urged the leaders of Muslim countries to address the situation of tens of thousands of Rohingya Muslims, making desperate attempts to flee the worst violence in Myanmar in at least five years.

Erdoğan talked on the phone with Iranian President Hassan Rouhani, Mauritanian President Mohamed Ould Abdel Aziz, Pakistani President Mamnoon Hussain, and Qatari Amir Sheikh Tamim bin Hamad al-Thani few days ago urging them to help find a solution to the violence against the Rohingya.He stated that the violence towards Rohingya Muslims "saddens the Islamic world deeply" and vowed that his phone calls to find a solution to the crisis would continue. Earlier in the day, Erdoğan also urged people to pray for "all Muslims and all the oppressed, particularly the Rohingya people" in a message released to mark Eid al-Adha. Prime Minister Binali Yıldırım also released a message on the issue.The Humanitarian Relief Foundation (İHH), a Turkish aid agency and Hilal Ahmar,Iranian aid agency has dispatched humanitarian aid to Rohingya Muslims.

Imamia Library Watergam Baramulla

To promote knowledge, vision and awake people, Imamia library came into existence by citizens of Watergam Baramulla of North Kashmir.Our appeal to come forward and join the mission to serve society. Help us by donating qualitative books and financial means.

M-No:+91-9596332422;9797888534 7298982303; 9697735736